حکمرانوں اور فوجی قائدین کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے معاملات کو امریکا کی آنکھ سے دیکھنے کا رویہ ترک کریں اور امریکی مطالبات پر نئے محاذ کھولنے کی خطرناک حماقت سے باز رہیں۔ بدقسمتی سے سیاسی قیادت اور فوج نے امریکا کی جنگ میں شرکت اور پھر کمال تابع داری سے امریکا کی جنگ کو اپنی جنگ قرار دے کر جو نقصانات اٹھائے ہیں، ان کے پیش نظر اس دلدل میں اور بھی دھنستے چلے جانے کے راستے کو ترک کیا جائے۔ پارلیمنٹ نے ۲۲/اکتوبر ۲۰۰۸ء کی مشترکہ قرارداد میں دہشت گردی کے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لیے واضح الفاظ میں جس حکمت عملی کی نشان دہی کی ہے، اس کو دیانت داری سے قبول کر کے اس نہ ختم ہونے والی اور کبھی نہ جیتی جانے والی جنگ سے اپنے آپ کو نکالنے کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ پاکستان نے اس جنگ میں امریکا کے چوکیدار کا کردار ادا کر کے سیاسی، معاشی، اخلاقی اور تہذیبی اعتبار سے جو نقصانات برداشت کیے ہیں، وہ تباہ کن رہے ہیں۔ جتنی جلد اس خسارے کے سودے سے جان چھڑا لی جائے، اتنا ہمارے لیے بہتر ہے۔

معاشی 'ترقی' کا ایک آسان نسخہ

دودھ میں ملاوٹ، کھانے پینے کی چیزوں اور مسالوں میں ملاوٹ، حتیٰ کہ دوائیوں میں ملاوٹ تو سنی تھی، لیکن موجودہ حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے اعداد وشمار میں ملاوٹ کے ذریعے معاشی ترقی کا ایک نادر کارنامہ انجام دیا ہے۔

معاشیات کے سارے ماہرین عام آدمی کے تجربات کی گواہی کی روشنی میں، یہ کہہ رہے تھے کہ ۲۰۱۰ء-۲۰۰۹ء پاکستان کی معاشی تاریخ میں بہت ہی مشکل سال رہا ہے۔ معیشت، جن مشکلات سے دوچار رہی، ان میں بجلی اور گیس کا بحران، صنعتی پیداوار اور برآمدات میں کمی، سرمایہ کاری کی سست روی، مہنگائی کا طوفان، بے روزگاری میں اضافہ، روپے کی عالمی قیمت میں کمی قابلِ ذکر ہیں، اور ان سب عوامل کی وجہ سے خود اسٹیٹ بنک کی مارچ ۲۰۱۰ء تک کی تمام ہی رپورٹوں میں معیشت میں شرحِ نمو (growth rate) کے بارے میں اندازہ تھا کہ وہ ۲ء۵ اور ۳ فی صد کے درمیان ہوگی اور بہت زور لگایا تو شاید ۳ء۵ فی صد ہو جائے۔ لیکن کسی کے وہم وگمان

میں بھی یہ بات نہ تھی کہ بجٹ سے ایک ماہ پہلے مئی ۲۰۱۰ء میں حکومت یہ انکشاف کرے گی کہ سالِ رواں میں جی ڈی پی میں اضافہ ۴ء۱ فی صد ہوگا۔ نیشنل اکاؤنٹس کمیٹی نے یہ اعلان کر کے سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا لیکن جب اس محیرالعقول تبدیلی کا سبب دریافت کیا گیا تو یہ حیران کن بات سامنے آئی کہ اس سال شرحِ نمو میں اضافہ دکھانے کے لیے گذشتہ دو سالوں کی شرحِ نمو پر نظرثانی کی گئی ہے تاکہ اس کی بنیاد (base) کو نیچے لے جا کر سالِ رواں میں ترقی کی رفتار کو زیادہ دکھایا جاسکے۔

پہلے دعویٰ کیا گیا ۰۸-۲۰۰۷ء میں ۴ء۱ فی صد ترقی کا جو دعویٰ کیا گیا تھا وہ صحیح نہیں تھا، بلکہ اصل اضافہ ۳ء۷ فی صد تھا۔ پھر نیا دعویٰ کیا گیا کہ یہ ۳ء۷ فی صد نہیں ۳ء۴ فی صد تھا اور اسی طرح ۰۹-۲۰۰۸ء میں اضافہ ۲ فی صد نہیں تھا، بلکہ صرف ۱ء۲ فی صد تھا۔ اعداد و شمار میں اس ردوبدل کے نتیجے میں ۱۰-۲۰۰۹ء کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ متوقع اضافہ ۳ فی صد نہیں، بلکہ ۴ء۱ فی صد ہے۔ گویا ۰۹-۲۰۰۸ء کے مقابلے میں ساڑھے تین گنا اضافہ ہوا ہے جسے ایک 'عظیم کرشما' ہی کہا جاسکتا ہے۔

جب پوچھا گیا کہ معیشت کے تمام بڑے بڑے مراکز تو کوئی اچھی صورت حال ظاہر نہیں کر رہے اور خصوصیت سے توانائی کے بحران کی وجہ سے پیداوار میں یہ اضافہ قابلِ فہم نہیں ہے۔ اس کے جواب میں بتایا گیا کہ اصل اضافہ تعمیرات کے شعبے (construction industry) کی وجہ سے ہوا ہے، جس نے سالِ رواں میں ۱۵ فی صد کے حساب سے ترقی کی ہے، حالانکہ اسٹیل اور سیمنٹ دونوں، جو اس صنعت کے اہم ترین بنیادی اجزا ہیں، وہ تو مشکلات کا شکار رہے ہیں، پھر اس کے باوجود اس صنعت میں ۱۵ فی صد اضافہ کیسے ہوگیا؟ اس سوال کا کوئی معقول جواب پیش نہ کیا جاسکا۔ اسی طرح لائیوسٹاک میں بھی دگنا اضافے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ یوں اعداد و شمار کے ہیرپھیر سے معاشی ترقی کی رفتار میں اضافے کا شعبدہ دکھا دیا گیا۔ پاکستان کے کئی معروف ماہرین معاشیات، مثلاً ڈاکٹر ایس اکبر زیدی (ڈان، ۲۴ مئی ۲۰۱۰ء) اور ڈاکٹر اشفاق حسین (دی نیوز، ۱۸ مئی ۲۰۱۰ء) اور ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی (جنگ، ۲۵ مئی ۲۰۱۰ء) نے اس 'کارنامے' پر اپنی حیرت کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر زیدی نے بڑی دردمندی سے ملکی معیشت کے ذمہ داروں کو

بڑا مفید مشورہ دیا ہے، جسے ہم ہدیۂ ناظرین کرتے ہوئے ہم بھی حکومت کی ٹیم کو ان کے اس طبع زاد کارنامے پر داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے:

> ان تمام عوامل کو دیکھتے ہوئے جنھوں نے گذشتہ دو برسوں میں پاکستان کی معیشت کو متاثر کیا ہے۔ میں نے ان میں سے صرف چند کو بیان کیا ہے۔ کوئی ایسا راستہ نظر نہیں آتا کہ پاکستانی معیشت میں اتنی معجزانہ بہتری رونما ہو سکے۔ اگر ایسا ہوا ہے، جیسا کہ پاکستانی معیشت کے ذمہ داروں کا دعویٰ ہے کہ ہوا ہے، تو ہمیں ان کا شکرگزار ہونا چاہیے کہ انھوں نے معاشی انتظامیات کی بنیادی منطق ہی کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ اپنے کارناموں کے لیے ثبوت مہیا کریں، تاکہ دوسرے بھی سیکھ سکیں۔ (روزنامہ ڈان، ۲۴ مئی ۲۰۱۰ء)

ہماری نئی کتابیں

مناجاتِ مقبول 110 روپے
مولانا اشرف علی تھانویؒ قرآنی و نبوی دُعاؤں کا مجموعہ

ہمارا اسلام قبول کرنا
مرتب: پروفیسر خالد حامدی فلاحی 300 روپے

اِقبال سید علی گیلانی
رُوحِ دین کا شناسا
مجلد 350 روپے
پیپر بیک 245 روپے

کلامِ اقبال
سکولوں کے لیے منتخب نصاب
معاون کتاب برائے اساتذہ
مُرتبین: عامر شہزاد طارق محمود 190 روپے

دُوسرا رُخ
ڈاکٹر فیاض عالم
زندہ موضوعات فکرانگیز تحریریں
300 روپے

گوانتانامو میں پانچ سال
مُراد کُرناز کی روداد اسیری — عبرت ناک — لرزہ خیز
تقریظات — الطاف حسن قریشی، اوریا مقبول جان، عظیم سرور
قیمت: ۲۵۰ روپے

فطرت انسانی اور دعوت و تربیت
ڈاکٹر اختر حسین عزمی 50 روپے

منشُورات
منصورہ ملتان روڈ لاہور۔ 54790 فون: 042-3543 4909، فیکس: 042-3543 4907
کراچی: ڈیسنٹ بک پوائنٹ، A/57، بلاک 5، گلشن اقبال۔ فون: 021-3496 7661
manshurat@hotmail.com